Oriental College Magazine, Vol.102, No. 03, Serial No. 385, 2026

علامہ عبدالعزیز پرہاروی اور روایاتِ مشہورہ کی تنقیح

محمد عرفان رضا

پی ایچ ڈی اسکالر، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

یاسر عرفات، پی ایچ ڈی

ایسوسی ایٹ پروفیسر و چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

Allāmah Abd al-Azīz Parhārvī and His Critical Evaluation of Widely Circulated Aḥādīth

Muhammad Irfan Raza
PhD Scholar (Islamic Studies)
GC University Faisalabad

Yasir Arfat, PhD
Associate Professor & Chairperson
Department of Islamic Studies, GC University Faisalabad

Abstract

Allāmah Abd al-Azīz Parhārvī (d. 1239 AH) was a distinguished scholar of Hadith, Qur'anic exegesis, Islamic jurisprudence, theology, and philosophy in the Indian subcontinent. This article examines his methodology for critically evaluating widely circulated, weak, and fabricated Hadith reports in his important work, *Kawthar al-Nabī wa Zulāl Ḥawḍihi al-Rawī*. In this book, Parhārvī arranged narrations alphabetically under 353 subjects and assessed their authenticity in light of the opinions of prominent Hadith critics, particularly Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, al-Sakhāwī, Ibn al-Jawzī, and Mullā ʿAlī al-Qārī. Through an analysis of selected narrations relating to Āyat al-Kursī, trade, love, the vision of Allah, the constriction of the grave, food, injustice, illness, ablution, and the Day of Eid al-Fitr, the article identifies the principal features of Parhārvī's critical approach. The study finds that he does not regard an individual scholar's judgement, criticism of a particular narrator, or expressions such as *lā aṣla lahu* and *lā yathbut* as sufficient grounds for declaring a narration fabricated. Instead, he considers multiple chains of transmission, corroborating reports, the opinions of the majority of Hadith scholars, scrutiny of chains and texts, and

the established principles of Hadith criticism. At times, he follows the majority opinion; elsewhere, he relies on a recognised Hadith authority or adopts an independent position based on evidence. The article concludes that Parhārvī's methodology is comprehensive, balanced, comparative, and firmly grounded in the principles of Hadith criticism. His assessments also display significant similarities with the findings of contemporary Hadith scholarship.

Keywords:
Abd al-Azīz Parhārvī, *Kawthar al-Nabī*, widely circulated Hadith reports, fabricated Hadith, Hadith criticism, verification of narrations, al-jarḥ wa al-taʿdīl, multiple chains of transmission, Hadith scholarship in the Indian subcontinent.

شریعتِ اسلامیہ میں احادیث رسول ﷺ کو دوسرے مصدر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے قرآن کریم کی حفاظت خود رب رحمٰن نے فرمائی ہے جبکہ احادیثِ رسول کی حفاظت عہد نبوی سے لیکر عصر حاضر تک صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ حدیث نے کی ہے اس کی بنیادی وجہ رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد: "من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار"(۱) ہے ذخیرہ احادیث میں یہ واحد حدیث ہے جس کو عشرہ مبشرہ صحابہ نے بھی روایت کیا ہے محدثین کرام اپنے ادوار میں باقاعدہ اس کی حفاظت کے لئے اصول و قواعد مرتب کرتے آئے ہیں اور کتب لکھنے کا تسلسل جاری رہا ہے متقدمین ہوں یا متاخرین ائمہ حدیث روایات کی تنقیح میں اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں، بالخصوص برصغیر میں جن ائمہ حدیث نے اس میں اہم کردار ادا کیا ان میں علامہ ابوالفضل حسن صغانی لاہوری، محدثِ ہند علامہ محمد بن طاہر پٹنی اور علامہ عبدالحی لکھنوی جیسے اکابرین کے نام نمایاں ہیں جنہوں نے معرفتِ وضع حدیث، قرائن، اسباب، وجوہات، علامات اور اصول ذکر کئے جس کی وجہ سے مشہور روایات کی تنقیح آسان ہے۔

انھی ہستیوں میں ایک عظیم محدث، مفسر، فقیہ، متکلم، فلسفی علامہ ابو حامد عبدالعزیز پرہاروی ہیں برصغیر میں جن عبقری شخصیات نے علوم و فنون میں بہترین خدمات سرانجام دی ہیں ان میں شیخ پرہاروی کا نام و کام نمایاں ہے عالمِ اسلام کے محققین و منصفین نے ان کی علمیت کو تسلیم کیا ہے اور ان کی خدمات و تالیفات کو اپنا موضوع بنایا ہے آپ کا نام عبدالعزیز، کنیت ابو عبدالرحمن اور والد کا نام ابو حفص احمد، دادا کا نام حامد ہے دادا تک نسب کو علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے خود بھی اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے:

"ابوعبدالرحمن عبدالعزیزبن ابی حفص احمدبن حامد القرشی"(۲)

ان کی ولادت تیرہویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک قصبہ پرہاڑ میں ہوئی اور یہ قصبہ ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو کے جانب مغرب میں واقع ہے۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے نہایت کم عمر پائی ان کی تاریخ ولادت میں اہل سیر متفق نہیں ہیں۔ کس ماہ میں پیدا ہوئے اس کے متعلق محققین بالکل خاموش ہیں کوئی صراحت نہیں ملتی۔ البتہ سن کے حوالے سے بعض نے ۱۲۰۶ھ لکھا ہے اور بعض نے ۱۲۰۹ھ بھی بیان کیا ہے۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی پر اب تک جتنے بھی محققین نے تحقیق کی ہے ان کے ابتدائی ایام طفولیت کا ذکر کسی نے نہیں کیا اور نہ ہی خاندان کے متعلق کوئی زیادہ تفصیل ملتی ہے علامہ کی والدہ کا نام تک نہیں ملتا، ان کے والد ماجد کے حوالے سے بھی اہل سیر خاموش ہیں کہ انہوں نے زانوے تلمذ کا شرف کہاں سے حاصل کیا اور کن کن مناصب پر فائز رہے، علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے حفظ قرآن اپنے والد ماجد مولانا ابو حفص احمد سے کیا اکثر مُتَرجِمین و محققین نے اسی کی نشاندھی کی ہے علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ غلام مہر علی چشتی، ڈاکٹر شفقت اللہ نے اسی کو بیان کیا ہے۔ علامہ پرہاروی نے ۱۲۳۹ھ میں وصال فرمایا آپ نے کتنی عمر پائی محققین کے اس میں مختلف اقوال ہیں بعض نے ۳۱، ۳۰، اور ۳۳ تک کے قول کئے ہیں، کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے علوم الحدیث پر ایک شاندار کتاب تصنیف فرمائی جس کا آپ نے نام "کوثر النبی وزلال حوضه الروی" رکھا اس میں علامہ پرہاروی نے مصطلحات الحدیث، فن جرح وتعدیل، اسماء الرجال اور روایات مشہورہ و موضوعہ کے متعلق شاندار تحقیق پیش کی ہے۔ علامہ پرہاروی روایات موضوعہ کے اسباب کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے اسباب میں مصنفین کا کتبِ حدیث سے کم اشتغال رکھنا، صرف مسلم مصنف ہونے کے سبب ان کی کتب پر اعتماد کر لینا اور تنقیح باقاعدہ نہ کرنا بہت بڑا سبب ہے اور عام طور پر مصنفین تو رطب و یابس اپنی کتب میں جمع کر لیتے ہیں۔ (۳)

اسی کتاب کوثر النبی میں علامہ پرہاروی نے باعتبارِ حروفِ تہجی ہر حرف کے اعتبار سے مختلف موضوعات کا انتخاب کیا ہے، پھر ان کے متعلق متعدد روایات مشہورہ کا ذکر کرتے ہیں، ائمہ حدیث کے اقوال کو ذکر کرتے ہیں، آخر میں اپنی رائے قائم کرتے ہیں کہ یہ حدیث کس درجہ کی ہے؟ اور بعض احادیث میں مطلق حدیث کے حکم کو بیان فرماتے ہیں ان کے متعلق ائمہ کے اقوال و آراء کا ذکر نہیں فرماتے، محض اتنا لکھتے ہیں: "قال السیوطی موضوع"، "قال النووی لا یصح"، فی المختصر ضعیف"، اسناده لیس بصحیح "

ان میں بعض موضوعات ایسے ہیں جن میں علامہ پرہاروی کسی بھی حدیث کو ذکر نہیں کرتے بلکہ اس لفظ جیسے "بینگن، انطاکیہ، امامت" کے متعلق ائمہ حدیث کی مختلف آراء بیان کرتے ہیں کہ یہ موضوع ہے یا اس کا ثبوت نہیں ملتا، اور بعض جگہوں پر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس موضوع کے متعلق بیان کردہ تمام احادیث موضوع ہیں۔

ذیل میں علامہ پرہاروی کی کوثر النبی میں متعدد موضوعات کے تحت ذکر کردہ احادیث کے متعلق آراء کو نقل کیا ہے راقم نے خوفِ طوالت سے چند موضوعات کے تحت ذکر کردہ روایات کا جائزہ اس مقالہ میں پیش کیا ہے۔

آیت الکرسی:

حرف الف سے ایک موضوع جس کے متعلق علامہ پرہاروی نے چند احادیث ذکر کی ہیں وہ آیۃ الکرسی ہے سب سے پہلے آپ ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

"من قرأ آية الكرسى في دبر كل صلاة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة إلا ان يموت"(۴)

تحقیق پرہاروی:

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت مانع ہے۔ علامہ پرہاروی نے اس کی متعدد تخریج بیان کی ہیں کہ یہ حدیث سنن نسائی، دار قطنی، ابن حبان، ابن سنی اور شعب الایمان میں موجود ہے علامہ عبد الرحمن ابن جوزی نے اسے موضوع شمار کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "ذكره ابن الجوزي في الموضوعات عن ابي امامة" (۵)

اسکے بعد علامہ پرہاروی علامہ عبد الرحمن سیوطی شافعی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث ابو امامہ شرط بخاری پر صحیح ہے اور یہ راوی محمد ثقہ ہیں مشہور ہیں، امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے روایات لی ہیں ،مزید اسی موقف کی تائید میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا تعاقب ابن جوزی پر قول نقل کرتے ہیں: "ابن جوزی اس سے غافل رہے ہیں اور یہ ان سے تسامح واقع ہوا ہے۔"

علامہ مجد الدین لغوی فیروزآبادی نے بھی اس حدیث سے متعلق علامہ ابن جوزی پر کلام کیا ہے کہ یہ ان سے حکم بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے کیونکہ امام بخاری جس راوی کی عدالت بیان کریں، یحیٰ بن معین جن کی توثیق کریں اس کا رد نہیں کیا جاسکتا۔(۶) اس حدیث پاک میں جس انداز میں علامہ پرہاروی

نے ائمہ حدیث کے اقوال کو ذکر کیا ہے ان سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علامہ پرہاروی کا رجحان اس بات کی طرف ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے موضوع نہیں ہے، آپ نے صراحت کے ساتھ اس حدیث کے متعلق اپنی کوئی رائے نہیں دی۔

باذنجان (بینگن):

علامہ پرہاروی نے حرف "ب" سے آنے والے انیتس ۲۹ موضوعات پر احادیث تحریر کی ہیں ان میں ایک موضوع **بینگن یعنی** باذنجان ہے آپ ایک روایت نقل کرتے ہیں: "الباذنجان لما اکل له" یعنی بینگن ہر اس چیز کے لیے ہے جس کے لیے اس کو کھایا جائے۔

تحقیق پرہاروی:

اس حدیث کو بیان کرنے کے علامہ پرہاروی فرماتے ہیں کہ اس کی سند تاریخ بلخ جیسی کتب میں موجود ہے اور وہ استنادی درجہ نہیں رکھتی پھر آپ اس پر ائمہ حدیث کے اقوال نقل فرماتے ہیں:

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ موضوع ہے(۷) اور "المقاصدالحسنه" میں ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں اگرچہ صاحب تاریخ بلخ نے اس کی سند کو بھی بیان کیا ہے علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ میں اس پر مطلع نہیں ہوا اور میں نے بعض حفاظ حدیث سے یہ سنا ہے کہ یہ اہل زنادقہ کی بیان کردہ من گھڑت حدیث ہے۔(۸)

فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ ائمہ حدیث کے اجماع سے ثابت ہے کہ یہ حدیث من گھڑت اور باطل ہے اس پر علامہ ابن جوزی و امام ذہبی وغیرہ نے تنبیہ کی ہے۔ امام زرکشی فرماتے ہیں کہ میں نے عوام میں کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ حدیثِ باذنجان اِس حدیث "ماء زمزم لما شرب له"(یعنی آب زمزم ہر اس چیز کے لیے جس کے لیے اس کو پیا جائے) سے صحیح ہے حالانکہ یہ بات بری ہے اور ہر وہ بات جو اس کے متعلق ہو وہ باطل ہے۔(۹)

علامہ پرہاروی مزید اسی کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شاہ نواز خان جو والی ملتان نواب مظفر خان کے صاحبزادے تھے، ان کے پاس دارالامان ملتان میں موجود تھا میں نے انہیں بتایا کہ بینگن کے متعلق تمام احادیث باطل ہیں کچھ مشہور اہل علم نے وہاں سنا تو کتب لیکر آگئے جن میں اس طرح کی روایات موجود تھیں، حالانکہ ان تمام روایات کا محققین نے انکار کیا ہے، میں (عبدالعزیز پرہاروی) نے شاہ نواز خان صاحب جو علم حدیث کی معرفت رکھتے تھے ان کے سامنے محدثین کے اقوال پیش کئے تو وہ سمجھ گئے، اور بے جا سوال واعتراض کرنے والے افراد خاموشی سے وہاں سے رخصت ہو گئے۔ (۱۰)

تجارت:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے حرف "ت" سے چند موضوعات پر جو احادیث تحریر کی ان میں ایک موضوع **تجارت** ہے اس میں ایک حدیث نقل کی اور وہ یہ ہے:

"نبی پاک ﷺ تاجروں کی جماعت کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک قیامت کے دن تمہیں فاجر یعنی گناہگار ہونے کی حالت میں اٹھائے گا ان تاجروں کے سوا جنہوں نے سچ بولا، نیکی کی ،اور امانت ادا کی۔"(۱۱)

تحقیق پرہاروی:

اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد علامہ پرہاروی سب سے پہلے علامہ ابن جوزی کی تضعیف کا ذکر کرتے ہیں پھر ائمہ حدیث کی مختلف آراء کو پیش کرتے ہیں،اس میں علامہ سیوطی پر علامہ پرہاروی اعتماد کرتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ پرہاروی کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح وثابت ہے تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اس روایت کے دو طرق ہیں ایک طریق حضرت عبداللہ بن عباس سے ہے اس میں حارث بن عبید ضعیف ہیں ،جبکہ دوسرا طریق حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے اس میں ابو جہیم متروک ہیں۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں اس حدیث پاک کی ایسی کوئی اصل نہیں کہ جس پر اعتماد کیا جائے۔(۱۲)

علامہ سیوطی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے،امام حاکم وترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے کیا ہے امام مسلم جیسے عظیم ائمہ نے حارث سے روایات لی ہیں اور امام حاکم اور امام احمد نے کچھ اضافہ کے ساتھ اس کی تصحیح بیان کی ہے،اور ان دونوں قسم کی روایات کو نقل کرنے سے علامہ کا رجحان اس طرف نظر آتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسی بناپر آپ صحت والی روایات کو بعد میں لے کر آئے ہیں۔(۱۳)

محبت:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے حرف "ح" سے جو احادیث لے کر آئے ہیں ان میں اکثر احادیث پر تحکیم کو بیان کیا ایک موضوع **"حب"** یعنی محبت کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں:

"حبك الشيء يعمي ويصم "(۱۴)

یعنی تیرا کسی چیز سے محبت کرنا یہ ہے وہ تجھے اندھا اور بہرا کر دے۔

تحقیق پر ہاروی:

اس روایت پر علامہ پر ہاروی سب سے پہلے وہ اقوال ائمہ بیان فرماتے ہیں جنہوں نے اس کے وضع کا حکم بیان کیا ہے ان میں امام صنعانی اور علامہ ابن جوزی سر فہرست ہیں کہ یہ موضوع ہے علامہ پر ہاروی فرماتے ہیں اس روایت کے متعلق علامہ قزوینی نے صاحب مصابیح پر تعاقب کیا اور وضع کا حکم لگایا ، بعض ائمہ نے اس پر اس وجہ سے جرح کی ہے کہ اس میں راوی بقیہ اور ابن ابو مریم ہیں اور بعض ائمہ نے اس پر توقف کیا ہے امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو درداء سے موقوفا مروی ہے۔

علامہ پر ہاروی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس روایت کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے(۱۵) اور اس پر سکوت اختیار کیا یعنی کوئی حکم بیان نہیں کیا، اور علامہ پر ہاروی امام سخاوی کا قول نقل فرماتے ہیں کہ امام صنعانی نے اس پر وضع کا حکم لگا کر مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے اور ان پر امام زین الدین عراقی نے بھی تعاقب کیا ہے اور فرمایا کہ امام ابو داؤد کا سکوت فرمانا ہی ہمارے لئے کافی ہے اور فرمایا ابن ابو مریم متہم بالکذب نہیں ہیں، بلکہ ان پر تو شدید ضعیف ہونے کا حکم بھی نہیں لگایا جا سکتا بلکہ یہ روایت حسن ہے(۱۶) اور علامہ پر ہاروی اس میں علامہ جلال الدین سیوطی کا قول جامع کبیر کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ اس راویت کو ابو احمد اور امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی تاریخ میں اور امام ابو داؤد نے حضرت ابو دردہ سے اور خرائطی نے ابو برزہ سے اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کیا ہے۔(۱۷)

محقق کی رائے:

محقق کی رائے میں یہی ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے البتہ بعض اس کے طُرق ایسے ہیں جس کی بنیاد پر درجہ صحت میں اسے شامل نہیں کیا جا سکتا، اور علامہ عبد العزیز پر ہاروی نے ان اسناد کو لا کر اس بات کو واضح کیا ہے کہ یہ روایت موضوع نہیں ہے، بلکہ متعدد طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔

رؤیت باری تعالیٰ:

علامہ پر ہاروی نے حرف "ر" سے جو احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک موضوع "رؤیت باری تعالیٰ" ہے اس کے متعلق حدیث ذکر کرتے ہیں: "رائیت ربی فی صورۃ شاب امرد له وفرة"

"میں نے اپنے رب کو خوبصورت نوجوان کی شکل میں دیکھا"

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں کہ اس کو سیدنا عبداللہ ابن عباس نے مرفوعا روایت کیا، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "في صورة شاب وفرة" یعنی نوجوان لمبے بالوں والے کی شکل میں دیکھا۔ اس پر علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عوام میں متصوف لوگوں کی زبان پر جاری ہے حالانکہ یہ حدیث موضوع ہے۔(۱۸)

علامہ پرہاروی ایک طویل اقتباس "اسرارالمرفوعة" سے نقل کرتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ علامہ ابن صدقہ نے ابو ذرعہ سے روایت کی ہے کہ حدیث ابن عباس صحیح ہے اس کا انکار صرف معتزلی ہی کرے گا اور حدیث کو اگر خواب پر محمول کیا جائے تو اس پر کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر بیداری پر محمول کیا جائے تو ہمارے استاد علامہ کمال ابن ھمام نے اس کا جواب بھی دیا کہ یہ صورت پر حجاب یعنی پردہ ہے۔(۱۹)

اس پر علامہ پرہاروی اپنی رائے دیتے ہیں کہ جو جواب علامہ ابن الہمام نے دیا وہ نہایت قابل اعتبار بات عظمت وقدر والی ہے اور اس سے خواب کے متعلق جو اشکال تھا وہ ختم ہو گیا اور یہ بات بالکل مخفی نہیں ،اور یہ بات مشہور ہے کہ یہ روایت صوفیاء کے کلام ہی سے مستفاد ہے بعض متشرعین صوفیاء نے یہ ذکر کیا کہ آخرت میں رؤیت بھی حجاب کی صورت میں ہی ہو گی۔(۲۰)

زِنا:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی حرف "ز" سے جو احادیث لے کر آئے ہیں ان میں سے "ز" سے آنے والے موضوعات میں **زنا** پر ایک حدیث ذکر کی: "لا يدخل الجنه ولد الزنا" (۲۱)

زنا سے پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی اس کے موضوع ہونے کے متعلق چند ائمہ کے اقوال کو نقل کرتے ہیں علامہ ابن جوزی کے بقول اگرچہ اس بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن ان میں کوئی ایک بھی ثابت نہیں اور دوسری بات یہ بھی کہ یہ حدیث اس فرمان باری تعالی کے معارض ہے: ﴿وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾(۲۲)

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

راقم کی رائے کے مطابق ان میں تعارض نہیں ہے کیونکہ دونوں میں تطبیق دی جاسکتی ہے آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ کسی کے عمل کا بوجھ کوئی شخص نہیں اٹھائے گا کہ جنت میں داخل نہ ہو سکے اور حدیث میں جنت میں داخلہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ والد کی مثل ہونے یا والد کے اس زناء پر ہمیشگی کے سبب اولاد

میں اس کے منتقل ہونے کی وجہ سے ہو گا۔علامہ ابن قیم نے ذکر کیا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔امام مجد الدین فیروزآبادی فرماتے ہیں کہ ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہو گا یہ ثابت نہیں ہے بلکہ یہ باطل ہے۔(۲۳)

اس روایت میں مجاہد سے مروی تمام روایات و طرق کے سبب اضطراب ہے آٹھ وجوہات کے سبب اس پر کلام کیا گیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ،اس کے باطل ہونے کی امام دار قطنی ایک وجہ بیان کرتے ہیں اس روایت میں مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے ،اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے بھی روایت کیا ہے اور امام نسائی نے اس کو ان دونوں حضرات کے درمیان واسطہ سے روایت کی حالانکہ اس واسطے میں اضطراب ہے اور اس روایت کو مجاہد سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری و حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص سے روایت کیا ہے اس روایت کو امام نسائی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے" لا یدخل الجنه ولد زنیة"(۲۴)

اس کے راویوں میں سے امام شعبہ اور سفیان ثوری اور ابن حبان جو کہ عبد اللہ ابن عمر سے دو وجہوں سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں وجہ اسی طرح سفر السعادہ میں موجود ہیں،امام سخاوی کے نزدیک اس کے طرق اگرچہ موجود ہیں مگر ان میں بعض مُعَلل، بعض محفوظ اور ضعف پر مبنی ہیں،مزید فرماتے ہیں کہ علامہ ابن جوزی اور علامہ محمد طاہر پٹنی نے یہ گمان کیا کہ یہ حدیث موضوع ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔(۲۵)

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں کہ خلاصہ یہ ہے کہ حدیث اصل ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے اور مذکورہ روایت کے متعدد معنی ہو سکتے ہیں۔

پہلا معنی:

کہ ولد الزنا اپنے والدین کے عمل کے سبب جنت میں داخل نہیں ہو گا (یعنی اس کا جنت میں جانا اس کے اپنے عمل کی وجہ سے ہو گا اس کے والدین کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہو گا) بر خلاف ولد الرشید کے یعنی نیک شخص کے بیٹے کے کیونکہ وہ اپنے والدین کے عمل کے سبب جنت میں داخل ہو گا۔

دوسرا معنی:

ولد الزناء سے مراد کہ جس کا والد اس برے فعل کا عادی ہو جائے (مطلب اپنے والد کو مسلسل اس عادت میں ملوث دیکھنے کی وجہ سے اس بچے میں بھی یہ عادت پیدا ہو جائے) جیسے جنگجو کا بیٹا بہادری میں اپنے والد کی مثل ہوتا ہے۔(۲۶)

ضغط القبر یعنی قبر کی تنگی:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے حرف "ض" سے جن موضوعات پر احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک موضوع "ضغط القبر" یعنی قبر کی تنگی، کے متعلق احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک طویل حدیث ذکر کرتے ہیں: حضرت سیدنا انس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی شہزادی کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ غم کی حالت میں دیکھا گیا نبی پاک ﷺ قبر میں اترے تو آپ علیہ السلام کا غم اور بڑھ گیا پھر جب اس سے باہر آئے تو مسکرائے تو ہم نے آپ علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے قبر کی تنگی وعذاب یاد آگیا اور میں نے زینب کو قبر میں اتارا تو مجھ پر یہ بات گراں گزری میں نے اللہ پاک سے دعا کی کہ زینب پر آسانی والا معاملہ فرمائے تو اللہ پاک نے آسان فرما دیا اور ایک آن قبر نے زینب کو بھینچا تو اس کی آواز دونوں جانبوں کے درمیان موجود انسان اور جنات کے علاوہ ہر ہر چیز نے سنی اس کو امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔(۲۷)

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو مختصر کر کے ذکر کیا ہے اس کے متعلق علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ موضوع ہے اس کی سند میں اضطراب ہے۔(۲۸)

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ضعیف کی قسم میں سے ضرور ہے لیکن اسے موضوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ظاہر بات ہے کہ حق علامہ ابن جوزی کے ساتھ ہے۔(۲۹)

طعام:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی حرف "ط" سے جن موضوعات پر احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک موضوع **"طعام"** ہے اس کے متعلق ایک حدیث ذکر کرتے ہیں: "النفخ فی الطعام یذهب البرکة" کھانے میں پھونک مارنا برکت ختم کر دیتا ہے۔

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی علامہ ابن قیم کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ موضوع ہے(۳۰)اور علامہ ابن جوزی کے نزدیک اسے عبداللہ بن حارث نے گڑھا ہے یعنی یہ من گھڑت ہے امام سیوطی نے اسکا ایک شاہد سنن ابن ماجہ(۳۱)سے نقل کیا ہے۔(۳۲)

راقم کی رائے میں اس کے علاوہ متعدد طرق سے مروی احادیث موجود ہیں جس میں نبی کریم ﷺ نے کھانے اور پینے میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے جو کہ شاہد و متابع کی حیثیت رکھتی ہیں،لہذا موضوع کا قول کرنا اصول حدیث کے اعتبار سے درست نہیں ہے،علامہ پرہاروی کے کلام سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موضوع کے قائل نہیں،ورنہ آخر میں قولِ سیوطی سے شاہد پیش نہ فرماتے۔

ظلم:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ الرحمہ نے حرف "ظ" سے صرف ایک موضوع یعنی ظلم پر احادیث تحریر کی ہیں بعض مقامات پر علامہ پرہاروی حدیث کے مطابق ائمہ کے وہ اقوال نقل کرتے ہیں جو کہ وضع پر دلالت کرتے ہیں پھر آپ اس کے متعلق دیگر وہ اقوال اور سند ذکر کرتے ہیں کہ یہ موضوع نہیں ہے بلکہ حسن یا مشہور ہے جیسے کہ ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں: "من اعان ظالما سلطه الله عليه" (۳۳)

جو کسی ظالم کی مدد کرے تو اللہ تعالی اس ظالم کو اس پر مسلط کر دے گا۔

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں کہ اس کو علامہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کیا ہے اس کی سند میں ابن زکریا العدوی متہم بالوضع ہے،امام سخاوی فرماتے ہیں کہ امام دیلمی نے اس کو بلاسند ذکر کیا ہے اور اس کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی کی ذکر کردہ سند کو بیان کیا، اور وہ سند یہ ہے کہ اس کو ابن عساکر نے حسن بن زکریا سے وہ سعید بن جبار کرابیسی سے وہ حماد بن عاصم بن بھدلہ سے وہ زر سے وہ سیدنا عبداللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں(۳۴) اس روایت کے متعلق ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس روایت کے حسن ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔(۳۵)

راقم کی رائے میں بھی یہی ہے کہ جب روایات متعدد اسناد سے مروی ہوں کسی ایک پر کلام ائمہ حدیث نے کیا ہو تو صحیح الاسناد سے مروی روایت قابل اعتبار ہوگی اور اس سے استدلال واستنباط کیا جاسکتا ہے، اس کی تائید ملا علی قاری ''موضوعات الکبری'' میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ اس سند میں

متہم بالکذب راوی ہے جس کے سبب کلام کیا جارہا ہے جبکہ علامہ دیلمی نے جس سند سے روایت پیش کی ہے وہ دوسری سند ہے، لہذا اسے بالکل موضوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔(۳۶)

مرض:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی نقل کردہ روایات میں شیخین سے مروی روایات کا الگ حکم بیان فرماتے ہیں جیسے کہ حرف "م" سے جن موضوعات پر احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک موضوع **"مرض"** پر روایات ذکر کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نقل فرماتے ہیں: " قال الله تعالى ابتلي عبدي بالبلاء فان لم يشتكى الى سواى ابدلته"

یعنی اللہ فرماتا ہے میں اپنے بندے کو مصیبت یعنی آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں تو اگر وہ میرے علاوہ کسی اور سے شکایت نہ کرے تو میں اس کی مصیبت کو بدل دیتا ہوں یعنی آسانی میں بدل دیتا ہوں۔

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی اس حدیث کے متعلق علامہ طاہر پٹنی گجراتی سے تفصیلی کلام نقل کرتے ہیں(۳۷) کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اس میں "عبداللہ بن سعید" راوی متروک ہیں، امام سیوطی فرماتے ہیں کہ اس کی ایک اور سند ہے اس روایت کو امام حاکم نے سیدنا ابوہریرہ سے صحیحین یعنی بخاری مسلم کی شرائط کے مطابق درجہ صحت پر روایت کیا ہے، امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۳۸، مزید کہ وہ حدیث جس کی تصحیح یہ دونوں امام شیخین کریں تو اس حدیث کو اس کے طرق میں تتبع کئے بغیر اور ائمہ حدیث جو نقاد ہیں ان کے کلام میں غور و فکر کیے بغیر اسے موضوعات میں ذکر کرنا درست نہیں ہے۔(۳۹)

وضو:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی بعض اوقات کسی مقام پر حدیث ضعیف یا موضوع ذکر کرتے ہیں تو اس سے متعلق متعدد اقوال نقل کر کے اس حکم کو ثابت کرتے ہیں جیسے حرف "و" سے ایک موضوع **"وضوء"** پر احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں: "عن معاذ بن جبل قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا مسح وجهه بطرف ثوبه"(۴۰)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث پاک ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے اپنے چہرے کو کپڑے کے ایک کنارے کے ساتھ مسح کیا۔

تحقیق پرہاروی:

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب اور اس کی سند ضعیف ہے اور اسی مضمون کی ایک اور حدیث حضرت سیدتنا عائشہ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رومال تھا جس کے ساتھ آپ ﷺ وضو کے بعد اعضاء پونچھا کرتے تھے اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے ،اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابو معاذ ضعیف راوی ہیں امام حاکم فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی ایک حدیث سیدنا انس بن مالک سے بھی مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سے حدیثِ عائشہ سے متعلق کوئی چیز بھی درست ثابت نہیں ہے کیونکہ اس سند میں ابو معاذ نامی راوی سے مراد سلیمان بن ارقم ہیں جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور حدیثِ معاذ بھی غریب السند ہے کیونکہ اس روایت میں رِشدِین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی بھی ائمہ حدیث کے نزدیک مجروح ہیں اس کے بعد علامہ ترمذی دونوں روایات کے عاملین کے متعلق لکھتے ہیں: "قد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ ومن بعدهم فی التمندل بعد الوضوء،ومن کرهه إنما کرهه مِن قِبَلِ انه قیل ان الوضوء یوزن(۴۱)

اور علامہ ابن قیم نے ذکر کیا کہ وضو کے بعد اعضاء خشک کرنے والی ہر حدیث جو مروی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔(۴۲)

محققین کی رائے میں ایک حدیث میں الگ سے ہاتھ سے رومال سے صاف کرنے کا بیان ہے جبکہ دوسری حدیث میں اپنے ہی کپڑے کے ایک جز سے صاف کرنے کے عمل کو بیان کیا گیا ہے دونوں میں بظاہر کوئی تضاد نہیں، جن میں پونچھنے کا حکم ہے وہ کثرت پانی کی صورت میں ہے ورنہ تو یہ عبادتِ اثر ہے اسے باقی رہنا چاہیے یہی گفتگو علامہ ابن جوزی نے کی ہے،اور دونوں حدیثوں کی اسناد پر بعض ائمہ حدیث نے کلام کیا ہے البتہ دونوں حدیثیں ثابت ہیں۔(۴۳)۔

یوم الفطر:

علامہ عبدالعزیز پرہاروی احادیث کو ذکر کرنے کے بعد ان کا حکم ذکر کر کے اکثر انکی علت کو بھی بیان کرتے ہیں جیسے کہ حرف "ی" سے یوم الفطر کے موضوع پر احادیث ذکر کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں: "من صام صبیحة یوم الفطر فکانما صام الدهر"

جس نے عید الفطر کے دن روزہ رکھا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔

تحقیق پر ہاروی:

علامہ پرہاروی اس کے متعلق دیگر ائمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں جیسے علامہ ابن جوزی اپنی کتاب "العلل المتناهية"(۴۴) میں فرماتے ہیں کہ یہ موضوع ہے باطل ہے علامہ ابن حبان کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمن کی اپنے والد سے تمام روایات موضوع ہیں کیونکہ اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمن علی .بیلمانی منکر راوی ہیں(۴۵)اس کا اپنے والد سے ایک نسخہ دوسو احادیث پر مشتمل منقول ہے جو کہ احادیث موضوعہ پر مشتمل ہے۔(۴۶)

راقم کے نزدیک اس کے باطل و موضوع ہونے کی وجہ یہ اصول ہے کہ وہ روایات جو احادیث صحیحہ ثابتہ کے مخالف ہو تو وہ قابل قبول نہیں ہو گی کیونکہ صحیح احادیث میں یوم نحر و فطر کا روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے لہذا یہ قابل حجت نہیں ہو سکتی،علامہ علی قاری نے بھی اسے باطل و موضوع قرار دیا ہے۔(۴۷)

جدید محققین اور روایات موضوعہ:

علامہ پرہاروی نے جن احادیث پر تحکیم بیان کی ہے اس میں علامہ پرہاروی نے جمہور کی آراء اور درایتی اصولوں کی روشنی میں رائے قائم کی ہے کسی امام یا معاصر محقق کی فقط رائے کو ترجیح نہیں دی۔

روایات موضوعہ پر عرب و عجم کے محققین نے کئی مقامات پر کسی محقق امام کے الفاظ 'لااصل له" یا اس کی سند میں کذاب راوی ہے یا اس سند میں متہم راوی ہے یا"لا ثابت له"لایثبت" کو بنیاد بنا کر حکم وضع جاری کر دیا،علامہ پرہاروی کی کتب کی ورق گردانی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے یہ فقط ایک امام کی رائے یا ان کا موقف ہے یا ان کی مراد یہ ہے کہ ان تک جو روایات پہنچی اس اعتبار سے وہ ثابت نہیں یا اس کی اصل نہیں ملی اس بنیاد پر کسی روایت کو موضوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔جدید محققین نے احادیث کی جو تنقیح کی ہے علامہ پرہاروی کی کتاب کوثر النبی مخطوط میں تقریبا موجود ہیں روایات مشہورہ میں جو جمہور اور اصول حدیث اور عقل کے موافق تھی انہیں قبول کیا ہے اور جو اس کے علاوہ تھی انہیں اصول مسلمہ کی روشنی میں رد کیا ہے۔

علامہ پرہاروی نے جمہور ائمہ حدیث کی آراء کو لیا ہے اور محدثین میں سے جو متشدد معروف ہیں تحکیم حدیث میں شدت اختیار کرتے ہیں،علامہ پرہاروی نے ان کی آراء کو شامل نہیں کیا بلکہ متعدد مقامات پر ان پر تعقب فرمایا ہے اس کی متعدد مثالیں محقق کے مقالہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

برصغیر میں اردو میں موجود تمام ایسی کتب جو احادیث مشہورہ،ضعیفہ یا موضوعہ کے نام سے لکھی گئی ہیں اکثر میں یہی منہج اختیار کیا گیا ہے کہ انفرادی آراء یا مسلکی ترجیحات کی بنیاد پر تحکیم حدیث کی گئی ہے

جمہوری آراء کو ترجیح نہیں دی گئی، البتہ بعض کتب اِس اُسلوب و منہج پر مرتب ہوئی ہیں جسے علامہ پرہاروی نے اختیار کیا ہے، اس کے لئے پی ایچ ڈی اسکالر عمران سلیم کا آرٹیکل ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔(۴۸)

خلاصہ:

اس مقالہ میں روایات مشہورہ میں نقد پرہاروی کو زیرِ بحث لایا گیا ہے علامہ پرہاروی حروف تہجی کے اعتبار سے تقریبا ۳۵۳ موضوعات کو زیر بحث لائے، حرف الف سے آل کے متعلق اِکاون(۵۱) احادیث ذکر کرکے تحکیم بیان کی ہے اورآخری حرف یاء سے یوسف کے متعلق چار(۴)احادیث ذکر کرکے ائمہ حدیث کی آراء کے ذریعے تحکیم کی، طوالت کے خوف سے راقم نے چند ایک روایات مشہور ہ ذکر کرکے نقد پرہاروی کو بیان کیا ہے کوثر النبی میں علامہ پرہاروی حروف تہجی کے اعتبار سے روایات مشہورہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اس پر کلام کرتے ہیں، بعض مقامات پر جمہوری آراء کو ترجیح دیتے ہیں، کبھی جمہور سے الگ اپنا موقف بیان کرتے ہیں، کبھی صرف کسی معتمد امام الحدیث کے قول پر اعتماد کرتے ہیں ۔اکثر مقامات پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی وعلامہ عبدالرحمن سیوطی شافعی پر اعتماد کرتے نظر آتے ہیں، جدید محققین کی تحقیقات بھی علامہ پرہاروی سے بہت مماثلت رکھتی ہیں، کبھی بعض محدثین پر تطفل فرماتے ہیں کہ علامہ ابن جوزی، محمد بن طاہر پٹنی اور مجد الدین فیروزآبادی نے تحکیم کرنے میں جلدی کی ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) بخاری، محمد بن اسماعیل،الصحیح البخاری،باب اثم من کذب علی النبی، حدیث نمبر۱۰۷

(۲) پرہاروی، عبدالعزیز، الزمرد،لاہور، تاجران کتب کشمیری، سن ن، ۴۔

(۳) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۲، ۔ ۱۰۸

(۴) نسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبریٰ،کتاب امر الیوم والیلۃ، باب ثواب من قرأ آیۃ الکرسی، حدیث نمبر ۹۸۴۸

(۵) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۲، ۳۷۔

(۶) ایضاً، ۳۷ ۔

(۷) سیوطی، عبدالرحمن، تدریب الراوی، ۳۹۳۔

(۸) سخاوی، محمد بن عبدالرحمن، المقاصد الحسنۃ، ریاض، دارالمیمنۃ، ۲۰۱۷ء، ۲: ۱۳۷۔

(۹) ابن العجمی، ابراہیم بن محمد، حواشی ابن ماجہ، ریاض، دار اطلس الخضراء، ۲۰۱۷ء ۳: ۵۷۴۔

(۱۰) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۵۰، ۲۔
(۱۱) طبرانی، قاسم بن احمد، المعجم الکبیر، باب العین، رقم الحدیث: ۱۲۴۹۹۔
(۱۲) سیوطی، عبدالرحمن، جمع الجوامع، قاہرہ، دارالسعادۃ، ۲۰۰۵ء، ۱۲: ۷۴۹۔
(۱۳) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، حصہ ۲، ۵۹۔
(۱۴) حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول، بیروت، دارالجیل، ۱۹۹۲ء، ۲: ۶۲۔
(۱۵) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب النوم، باب فی الھوی، رقم الحدیث: ۵۱۳۰
(۱۶) بیہقی، احمد بن حسین، شعب الایمان، کتاب محبۃ اللہ، باب معانی المحبۃ، رقم الحدیث: ۴۰۷
(۱۷) سیوطی، عبدالرحمن، جمع الجوامع، ج ۴، ص ۴۸۶
(۱۸) خلدون احدب، زوائد تاریخ بغداد علی الکتب الستۃ، دمشق، دارالقلم، ۲۰۱۳ء، ۸: ۳۹۔
(۱۹) ملا علی قاری، اسرار المرفوعۃ، ۱۲۲۔
(۲۰) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۳، ۱۷۔
(۲۱) ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، کتاب النوع الثانی، باب ذکر البیان، رقم الحدیث: ۵۸
(۲۲) النجم: ۳۸
(۲۳) فیروزآبادی، محمد بن یعقوب، سفر السعادۃ، قاہرہ، مرکز الکتاب، ۱۹۹۷ء، ۲۷۷۔
(۲۴) نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کتاب العتق، باب ذکر الاختلاف، رقم الحدیث: ۴۹۰۳
(۲۵) دہلوی، عبدالحق محدث، لمعات التنقیح شرح مشکوۃ المصابیح، دمشق، دارالنوادر، ۲۰۱۴ء، ۶: ۴۳۵۔
(۲۶) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۳، ۲۴۔
(۲۷) سیوطی، عبدالرحمن، جامع الاحادیث، حرف الھمزۃ، باب مسند انس بن مالک، رقم الحدیث: ۳۵۸۴۰
(۲۸) جوزی، عبدالرحمن بن علی، العلل المتناھیۃ، ۲: ۴۲۷
(۲۹) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۴، ۵۵
(۳۰) ابن قیم، محمد بن ابو بکر جوزیۃ، المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ۵۹۔
(۳۱) ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النفخ فی الطعام، رقم الحدیث: ۳۳۸۸
(۳۲) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۴، ص ۵۶
(۳۳) علی متقی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاخلاق، باب فی الافعال المذمومۃ، حدیث نمبر ۷۵۹۳
(۳۴) مناوی، محمد عبدالرؤف، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، مصر، مکتبہ تجاریہ الکبریٰ، ۱۹۲۰ء، ۶: ۷۲۔
(۳۵) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، ج ۴، ص ۶۵
(۳۶) ملا علی قاری، اسرار المرفوعۃ، ۲۱۹۔
(۳۷) پٹنی، محمد طاہر، تذکرۃ الموضوعات، ص ۲۰۹

(۳۸) سیوطی، عبدالرحمن، اللآلی الصنوعة فی الاحادیث الوضوعة، بیروت، دارالکتب العلمیة، ۱۹۹۶ء، ۳: ۳۳۰۔

(۳۹) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۵، ۳۲۔

(۴۰) طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، باب العین، من اسمه علی، رقم الحدیث: ۴۱۸۲

(۴۱) ترمذی، محمد بن عیسٰی، سنن ترمذی، کتاب الطهارة، باب المندیل بعد الوضوء، رقم الحدیث: ۵۴

(۴۲) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، حصہ ۵، ۶۰۔

(۴۳) ابن جوزی، عبدالرحمن، اعلام العالم بعد رسوخه بناسخ الحدیث ومنسوخه، بیروت، دارابن حزم، ۲۰۰۲ء، ۱۰۳۔

(۴۴) جوزی، عبدالرحمن بن علی، العلل المتناهیة، فیصل آباد، ادارۃ العلوم الاثریة، ۱۹۸۱ء، ۲: ۵۷۔

(۴۵) مقدسی، محمد بن طاہر، معرفة التذکرة، بیروت، موسسۃ الکتب الثقافیة، ۱۹۸۵ء، ۲۲۰۔

(۴۶) پرہاروی، عبدالعزیز، کوثر النبی، قلمی، ۵: ۶۸۔

(۴۷) ملا علی قاری، اسرارالمرفوعة، ۲۹۳۔

(۴۸) عمران سلیم، موضوع روایات سے متعلق اردو کتب کا مطالعہ وجائزہ، العلم، جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۱، سیالکوٹ، جی سی وومن یونیورسٹی، جون ۲۰۲۲ء، ۹۴۔

References

(1) Bukhari, Muhammad bin Ismail. Al-Sahih al-Bukhari, Bab Ism man Kazaba 'ala al-Nabi, Hadith No. 107.
(2) Parharvi, Abdul Aziz. Al-Zumurrud. Lahore: Tajiran Kutub Kashmiri, S.N, p. 4.
(3) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 2, p. 108.
(4) Nasa'i, Ahmad bin Shu'aib. Al-Sunan al-Kubra, Kitab Amr al-Yawm wa al-Laylah, Bab Thawab man Qara'a Ayat al-Kursi, Hadith No. 9848.
(5) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 2, p. 37.
(6) ibid, 37
(7) Suyuti, Abd al-Rahman. Tadrib al-Rawi, p. 393.
(8) Sakhawi, Muhammad bin Abd al-Rahman. Al-Maqasid al-Hasanah. Riyadh: Dar al-Ma'munah, 2017, Vol. 2, p. 137.
(9) Ibn al-Ajami, Ibrahim bin Muhammad. Hawashi Ibn Majah. Riyadh: Dar Atlas al-Khadra, 2017, Vol. 3, p. 574.
(10) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 2, p. 50.
(11) Tabarani, Qasim bin Ahmad. Al-Mu'jam al-Kabir, Bab al-'Ain, Hadith No. 12499.
(12) Suyuti, Abd al-Rahman. Jam' al-Jawami'. Cairo: Dar al-Sa'adah, 2005, Vol. 12, p. 749.
(13) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Part 2, p. 59.
(14) Hakim Tirmidhi. Nawadir al-Usul fi Ahadith al-Rasul. Beirut: Dar al-Jeel, 1992, Vol. 2, p. 62.
(15) Abu Dawood, Sulayman bin Ash'ath. Sunan Abu Dawood, Kitab al-Nawm, Bab fi al-Huwi, Hadith No. 5130.
(16) Bayhaqi, Ahmad bin Husayn. Shu'ab al-Iman, Kitab Mahabbat Allah, Bab Ma'ani al-Mahabbah, Hadith No. 407.
(17) Suyuti, Abd al-Rahman. Jam' al-Jawami', Vol. 4, p. 486

(18) Khaldun Ahdab. Zawa'id Tarikh Baghdad 'ala al-Kutub al-Sittah. Damascus: Dar al-Qalam, 2013, Vol. 8, p. 39.
(19) Mulla Ali Qari. Asrar al-Marfu'ah, p. 122.
(20) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 3, p. 17.
(21) Ibn Hibban, Muhammad bin Hibban. Sahih Ibn Hibban, Kitab al-Naw' al-Thani, Bab Dhikr al-Bayan, Hadith No. 58.
(22) Al-Najm: 38.
(23) Firozabadi, Muhammad bin Ya'qub. Safar al-Sa'adah. Cairo: Markaz al-Kitab, 1997, p. 277.
(24) Nasa'i, Ahmad bin Shu'aib. Sunan Nasa'i, Kitab al-'Itq, Bab Dhikr al-Ikhtilaf, Hadith No. 4903.
(25) Dehlawi, Abdul Haq Muhaddith. Luma'at al-Tanqih Sharh Mishkat al-Masabih. Damascus: Dar al-Nawadir, 2014, Vol. 6, p. 435.
(26) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 3, p. 24.
(27) Suyuti, Abd al-Rahman. Jami' al-Ahadith, Harf al-Hamzah, Bab Musnad Anas bin Malik, Hadith No. 35840.
(28) Juzi, Abd al-Rahman bin Ali. Al-'Ilal al-Mutanahiyah, Vol. 2, p. 427.
(29) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 4, p. 55.
(30) Ibn Qayyim, Muhammad bin Abu Bakr al-Jawziyyah. Al-Manar al-Munif fi al-Sahih wa al-Da'if, p. 59.
(31) Ibn Majah, Muhammad bin Yazid. Sunan Ibn Majah, Kitab al-At'imah, Bab al-Nafkh fi al-Ta'am, Hadith No. 3388.
(32) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 4, p. 56.
(33) Ali Muttaqi. Kanz al-'Ummal fi Sunan al-Aqwal wa al-Af'al, Kitab al-Akhlaq, Bab fi al-Af'al al-Madhmumah, Hadith No. 7593.
(34) Manawi, Muhammad Abd al-Ra'uf. Fayd al-Qadir Sharh al-Jami' al-Saghir. Egypt: Maktabah Tijariyyah al-Kubra, 1920, Vol. 6, p. 72.
(35) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Vol. 4, p. 65.
(36) Mulla Ali Qari. Asrar al-Marfu'ah, p. 219.
(37) Patni, Muhammad Tahir. Tadhkirat al-Mawdu'at, p. 209.
(38) Suyuti, Abd al-Rahman. Al-La'ali al-Masnu'ah fi al-Ahadith al-Mawdu'ah. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1996, Vol. 3, p. 330.
(39) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 5, p. 32.
(40) Tabarani, Sulayman bin Ahmad. Al-Mu'jam al-Awsat, Bab al-'Ain, Man Ismuhu Ali, Hadith No. 4182.
(41) Tirmidhi, Muhammad bin 'Isa. Sunan Tirmidhi, Kitab al-Taharah, Bab al-Mindil Ba'd al-Wudu, Hadith No. 54.
(42) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Part 5, p. 60.
(43) Ibn Jawzi, Abd al-Rahman. I'lam al-'Alim Ba'd Rusukhih bi-Nasikh al-Hadith wa Mansukhih. Beirut: Dar Ibn Hazm, 2002, p. 103.
(44) Juzi, Abd al-Rahman bin Ali. Al-'Ilal al-Mutanahiyah. Faisalabad: Idarah al-'Ulum al-Athariyyah, 1981, Vol. 2, p. 57
(45) .Maqdisi, Muhammad bin Tahir. Ma'rifat al-Tadhkirah. Beirut: Mu'assasat al-Kutub al-Thaqafiyyah, 1985, p. 220.
(46) Parharvi, Abdul Aziz. Kausar al-Nabi. Qalmi, Vol. 5, p. 68.
(47) Mulla Ali Qari. Asrar al-Marfu'ah, p. 293.
(48) Imran Saleem. "Mawdu' Riwayat se Mutalliq Urdu Kutub ka Mutala'ah wa Jaizah". Al-Ilm, Vol. 6, Issue 1. Sialkot: GC Women University, June 2022, p. 94.

❖❖❖